﴿وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾

الْخُطْبَةُ الأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ، وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ الْخَلَائِقَ أَجْمَعِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[1].

برادرانِ اِیمان، میرے عزیز ساتھیو! ایک دن ہمارے پیارے نبی، جنابِ رسول اللہ ﷺ نے رب تعالیٰ کی بے پناہ رحمت اور اس کے کرم کی وسعت کا تذکرہ فرمایا، اور اپنے اَصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا: «لَوْ تَعْلَمُونَ قَدْرَ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى: لَاتَّكَلْتُمْ عَلَيْهَا»[2] اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مقدار اور وسعت کا اندازہ ہو جائے تو تم صرف اسی پر بھروسہ کرکے بیٹھ جاؤ (اور زیادہ عمل نہ کرو). جی ہاں میرے بھائیو! ہمارا رب بہت رحیم و کریم ہے، اس کی رحمت بہت وسیع و عریض ہے، اسی کا فرمانِ عظیم ہے: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾[3] اور جہاں تک میری رحمت کا تعلق ہے تو وہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، اور اس کی رحمت عظیم ترکیسے نہ ہو؟ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود اپنے ذمۂ کرم پر پہلے رحمت کو لازم فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾[4] اس نے رحمت کو اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے، پھر ربِّ رَحیم نے اپنی مخلوق پر رحمت کو لازم فرمایا اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرنے کا حکم فرمایا، اور نظامِ کائنات کی بنیاد ہی رحمت پر استوار فرمائی. اب سوال یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں رحم کیسے پیدا ہو؟ ہم کیسے رحمت کے فوائد و برکات حاصل کریں، تو اس کے لیے میرے بھائیو، ہمارے لیے رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی اسوۂ حسنہ ہے، جن کو عرش والے نے رحمة

للعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا، جن کی رحمت و شفقت سے فرش والے معمور ہوئے، اُن سا نرم دل انسان نہ چشمِ فلک نے دیکھا، نہ ان سانَرم گو، نَرم خُوکسی فرد بشر نے دیکھا، فرمانِ ربِّ رحیم ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾[5] اور (اے پیغمبر) ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بناکر بھیجا ہے.

میرے رحمدل بھائیو! الغرض ہم سب کو رحمت و محبت عام کرنے کا حکم دیا گیا ہے پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کی محبت ورحملی کے سب سے زیادہ حقدار آپ کے والدین ہیں، وہ آپکو دیکھیں تو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ بِکھری پائیں، آپ سے ہمکلام ہوں تو آپ کے دل میں اپنے لیے رحمت و شفقت بھری پائیں، لہٰذا ان کے بڑھاپے اور ان کے ضعف و ناتوانی کا خیال کیجیے، ان کے ساتھ ویسے ہی رحملی سے پیش آئیں جیسے انہوں نے آپ کو رحملی سے پالا پوسا اور بڑا کیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾[6] اور ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے اُن کے سامنے اپنے آپ کو انکساری سے جھکاؤ. اور خبردار! کبھی بھی والدین کے ساتھ تُندو تیز لہجے میں بات نہ کریں، کبھی بھی ان کو غصے بھری نگاہوں سے نہ دیکھیں، کیونکہ ان ناپسندیدہ امور سے اللہ رب العزت نے روکا ہے، اور سختی سے منع فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا﴾[7]، تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو. اسی طرح اپنی ازدواجی زندگی میں گرمجوشی کو قائم و دائم رکھیں، اپنے مابین خوشگوار فضا برقرار رکھیں، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و شفقت سے پیش آئیں، اور محبت و الفت کا سلوک کریں، فرمان رب کریم ہے: ﴿وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾[8]، اور تمہارے

درمیان محبت ورحمت کے جذبات رکھ دیے، لہٰذا سخت لہجوں سے ان محبت بھرے جذبات کو بے مزہ نہ کریں، کیونکہ جو زخم زبان لگاتی ہے وہ دل سہہ نہیں پاتے، اور بے جا سختیوں سے گھرانے ٹوٹ جاتے ہیں، پھر وہ جُڑ نہیں پاتے. اسی طرح اپنی اولاد کے معاملے میں اللہ سے ڈریں، ان پر اپنا پیار نچھاور کریں، انہیں اپنی آغوشِ محبت میں جگہ دیں، اور اپنے نبی ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے، ہمیشہ اپنے بچوں سے رحمدلی کا برتاؤ کریں، آپ ﷺ کے بارے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو نبی کریم ﷺ کی بہ نسبت اپنے اہل و عیال سے زیادہ رحمدلی اور ہمدردی کرنے والا ہو[9]

تو میرے بھائیو! خدارا میاں بیوی اپنی آپسی چپقَلش کی بھینٹ اپنے بچوں کو نہ چڑھائیں، اپنے اختلافات کا حساب کتاب بچوں کے کھاتے سے نہ چُکائیں، چنانچہ نہ شفقتِ پدری کو یہ رَوا ہے کہ ماں کی بھڑاس ان کے بچوں پر نکالی جائے، ان کے اَخراجات سے ہاتھ روک لیا جائے، یا انہیں اپنی محبت سے محروم کردیا جائے، اور نہ ہی ماں کی مامتا کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ باپ کے ناروا سلوک کا بدلہ بچوں سے لے، یاد رکھیں! آپ اپنے بچوں کے زخمی دلوں کو اپنے زخموں کا مرہم نہیں بناسکتے آپکے دُکھوں کا مداوا بالآخر باہم رحمدلی ہی سے ہونا ہے، لہٰذا اپنے دلوں میں رحم دلی کے جذبات پیدا کیجیے، اور اپنے بہن بھائیوں اور تمام قریبی رشتے داروں کے ساتھ رحمت و شفقت کا سلوک کیجیے، ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کیجیے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ»[10]. اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں رحمن ہوں، میں نے « رحم » (یعنی رشتے ناتے) کو پیدا کیا

ہے، اور اس کا نام اپنے نام سے (مشتق کرکے) رکھا ہے، اس لیے جو اسے جوڑے گا میں اسے (اپنی رحمت سے) جوڑے رکھوں گا اور جو اسے کاٹے گا میں بھی اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں گا.

اللہ کے نیک بندو! رحمت و مؤدت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں، اس کی خوشبو سے اپنے معاشرے کی فضا معطر کریں، یہ ہم سب کی اخلاقی ذمہ داری ہے، اور یہ ہمارا دینی اور ملّی فریضہ ہے، چنانچہ آپ کسی بھی عہدے پر فائز ہوں، کسی بھی پیشے سے وابستہ ہوں، آپکو رحملی سے آراستہ ہونا چاہیے، لہٰذا کوئی بھی شہری کسی کام کے سلسلے میں آپکے پاس آتا ہے تو آپکا قومی و دینی فریضہ ہے کہ آپ اس کی ضروریات کو پورا کریں، اس کے کام میں بلاوجہ رکاوٹیں کھڑی نہ کریں، اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی و محبت سے پیش آئیں، ان کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں، ان کا دل نہ توڑیں، اسی طرح استاد کو چاہیے کہ اپنے طلبہ کے ساتھ رحملی کا برتاؤ کرے، کم استعداد والے بچوں کو باقی ذہین بچوں کے ساتھ لے کر چلے، کیونکہ کمزور طلبہ تو استاد کی محنت و شفقت کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں، استاد کی حوصلہ افزائی، شاباشی اور مسلسل توجہ کے محتاج ہوتے ہیں، اور ایک استاد کے ہرگز شایانِ شان نہیں کہ وہ طلبہ کے ساتھ سخت و کرخت رویہ اختیار کرے، اور ان کے تعلیمی سفر کی راہ کو مزید دشوار اور پیچیدہ بنادے، نبی مکرم رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا، وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا»[11]. اللہ نے مجھے (لوگوں کو) رنج و مشقت میں مبتلا کرنے کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اس نے مجھے آسانی پیدا کرنے والا معلم بنا کر بھیجا ہے.

میرے عزیز دوستو! یتیموں اور بے کَسوں کی دادرسی کیجیے، ان کے ساتھ رحملی اور ہمدردی سے پیش آئیے، چنانچہ ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے اپنی قساوتِ قلبی کا شکوہ کیا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

«امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ، وَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ»[12]. یتیم کے سر پر دستِ شفقت رکھا کرو، اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو. علاوہ ازیں وہ لوگ جو دن رات آفس یا گھروں میں آپکی خدمت میں مصروف ہیں، یا آپ کے زیرِ کفالت ڈیوٹی کر رہے ہیں، خدارا اُن کی تنخواہیں بروقت ادا کیجیے، ان کی عزّتِ نفس کا خیال کیجیے، ان پر اپنی رحملی اور ہمدردی نچھاور کیجیے، الغرض آپکی رحملی اتنی عام ہو کہ چرند پرند انسان حیوان سبھی اس سے فیضیاب ہوں، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ»[13] ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر ہے. اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک اپنے پیشِ نظر رکھیں: «الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ»[14]. رحم کرنے والوں پر رب رحمان رحم فرماتا ہے، زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا آپ پر رحم فرمائے گا. اپنی قدرتِ کاملہ سے اپنی رحمتِ واسعہ کے جوہر آپکو دکھائے گا، اپنی تدبیر سے آپ کا مقدر چمکائے گا، آپ پر اپنی نعمتوں کی فراوانی فرمائے گا، اور اپنی معافی اور مغفرت سے آپکو سرفراز فرمائے گا، چنانچہ وہ دل مبارکباد کا مستحق ہے، جس میں رحم وکرم کے جذبات کُوٹ کُوٹ کر بھرے ہوں، جس کا دروازہ ہمیشہ ضرورت مندوں کے لیے کھلا رہتا ہو، جو مسکینوں اور تنگدستوں پر سدا مہربان ہو، جو ان کی دلجوئی کرے، ان کی پریشانیوں اور تکالیف کو کم کرنے کی کوشش کرے، ان کی مدد و بھلائی کی جانب قدم اٹھائے، اور وہ دل اللہ کی رحمت سے کوسوں دور ہوتا ہے، جس کے اندر سختی و دُرشتی کے اندھیرے چھا جاتے ہیں، جو کمزوروں پر ظلم کرتا ہے، ضرورت مندوں کے جذبات مجروح کرتا ہے، کیا وہ بھول جاتا ہے کہ اللہ کی رحمت تو ان لوگوں کے دَرپے رہتی ہے، جن کی طبیعتوں میں رحمت و شفقت کے اُجالے ہوتے ہیں، اور لوگوں کے ساتھ خیر و بھلائی ان کا مقصدِ حیات ہوتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ

قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾[15] یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے. لہٰذا میرے بھائیو! رحمدلی سے اپنے اَخلاق واَطوار کو مزین کریں، اور اپنے رب کے اس فرمان پر عمل پیرا رہیے

:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[16].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. أَمَّا بَعْدُ:

میرے عزیز دوستو! باہم رحم کرنے والو! جو بندہ دنیا و آخرت میں رب تعالیٰ کی رحمت کا طلبگار ہو، تو اسے چاہیے کہ جب تک دل کی دھڑکنیں باقی ہیں، جب تک اس کی سانسیں بحال ہیں، تب تک اپنے ہر قول و عمل میں رحمت و مؤدت کو زندہ رکھے، کیونکہ رحمدلی کے جذبات ہی انسان کی انسانیت کی بنیاد ہیں، اور وہ اس لیے کہ رحمت و شفقت ہی انسان کے دل کو بغض و عداوت سے نجات دلاتی ہے، معاشرے کو بے رحمی اور مردہ دِلی سے پاک کرتی ہے، سماج میں محبت و چاہت کی فضا عام کرتی ہے، اور یاد رکھیے! کہ قوموں کی تہذیب و ترقی کا معیار طے کرنے کے لیے، ان کے افراد کی رحمدلی کو دیکھا جاتا ہے، اسی لیے اللہ رب العزت نے رحمت کی تمام صورتوں اور راہوں کو اپنانے کی تلقین فرمائی ہے، اور معاشرے میں رحمت و شفقت کی ہر حالت و کیفیت عام کرنے کو، اہل جنت کی صفت قرار دیا ہے، رب العالمین کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ * أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ﴾ (17) پھر وہ ان لوگوں میں بھی شامل ہوا جو ایمان لائے ہیں، اور جنھوں نے ایک دوسرے کو ثابت قدمی کی تاکید کی ہے، اور ایک دوسرے کو رحم کھانے کی تاکید کی ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے نصیب والے ہیں. یعنی اپنے رب کی جنت سے سرفراز ہونے والے ہیں، ایک بار نبی مکرم رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تَرَاحَمُوا» اس ذات کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے، یہاں تک کہ ایک دوسرے پر رحم کرنے لگو"، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سب تو رحم کرنے والے

ہیں. تو آپ ﷺ نے فرمایا: إِنَّهُ لَيْسَ بِرَحْمَةِ أَحَدِكُمْ، وَلَكِنْ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ، رَحْمَةُ الْعَامَّةِ»(18)، یہ تم میں سے کسی ایک کی دوسرے پر رحمت نہیں، بلکہ سب لوگوں پر عام رحمت مراد ہے؛ سب لوگوں پر عام رحمت مراد ہے.

تو میرے بھائیو! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اس عظیم صفت کو اپنی زندگی میں فروغ دیں، اپنے بچوں، اپنے خاندانوں اور اپنے تعلیمی اداروں میں اِسے پروان چڑھائیں، تاکہ ہمارے معاشرے میں اتحاد و اتفاق مزید مضبوط ہو، کیونکہ بے جا سختی سے کبھی زندگی خوش گوار نہیں ہوتی، بے رُخی سے کوئی دل آباد نہیں ہوتا، بلکہ دلوں کو زندگی رحمت سے ملتی ہے، اور زندگی کو رونق محبت و الفت سے حاصل ہوتی ہے. باری تعالی ہم سب کو رحمت و کرم کا خوگر بنائے ** هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ اهْدِنَا لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشّيخ مُحَمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) الحجرات: 10.

(2) البزار: 3256.

(3) الأعراف: 156.

(4) الأنعام: 12.

(5) الأنبياء: 107.

(6) الإسراء: 24.

(7) الإسراء: 23.

(8) الروم: 21.

(9) مسلم: 2316.

(10) الترمذي: 2019، والأدب المفرد: 53، والمستدرك: 7499.

(11) مسلم: 1478.

(12) أحمد: 9018.

(13) متفق عليه.

(14) الترمذي: 1924.

(15) الأعراف: 56.

(16) النساء: 59.

(17) البلد: 17-18.

(18) المستدرك: 7539.